1027-سالگرہ منانے کا حکم

سوال

سال یا دو سال یا اس سے زیادہ برس گزرنے پر سالگرہ منانے کا حکم کیا ہے، اور اس میں موم بتیاں بجھانا کیسا ہے، اور اس طرح کی تقریبات میں شامل ہونے کا حکم کیا ہوگا، اور اگر کسی شخص کو اس طرح کی دعوت دی جائے تو کیا اس کے لیے اس میں شریک ہونا ضروری ہے، برائے مہربانی معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

کتاب و سنت کے شرعی دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ سالگرہ منانا بدعت ہے، جو دین میں نیا کام ایجاد کر لیا گیا ہے شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں، اور نہ ہی اس طرح کی دعوت قبول کرنی جائز ہے، کیونکہ اس میں شریک ہونا اور دعوت قبول کرنا بدعت کی تائید اور اسے ابھارنے کا باعث ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{کیا ان لوگوں نے (اللہ کے) ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں}.الشوری (21).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{پھر ہم نے آپ کو دین کی راہ پر قائم کر دیا سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کریں}.

.{یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے کیونکہ ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ تعالی پرہیزگاروں کا کارساز ہے}.الجاثیۃ (18-19).

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اللہ تعالی کی جانب سے جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو، اور اللہ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی پیروی مت کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو}.الاعراف (3).

اور صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور ایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر راہنمائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اور سب سے برے امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے"

اس موضوع کی احادیث بہت زیادہ ہیں.

پھر ان تقریبات کا بدعت اور برائی ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی اصل بھی نہیں ہے، بلکہ یہ تو یہود و نصاری کے ساتھ مشابہت ہے، کیونکہ یہ تقریبات وہی مناتے ہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان کے طریقہ اور راہ پر چلنے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی اور اتباع کرو گے بالکل اسی طرح جس طرح جوتا دوسرے دوسرے کے برابر ہوتا ہے، حتی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ اور بل میں داخل ہوئے تو تم میں اس میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہود و نصاری ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کون"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

اور کون؟ کا معنی یہ ہے کہ اس کلام سے مراد اور کون ہو سکتے ہیں.

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"